السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت سے قبر میں جب یہ سوال کیا جاتا ہے کہ ((مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ)) (تو اس مردے کے متعلق کیا کہتا ہے؟) تو کیا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت وہاں میت کو دکھلائی جاتی ہے یا آپ ؐ خود تشریف لاتے ہیں؟ بعض لوگ کہ اِس حدیث میں ھٰذَا اِسم اشارہ قریب کے لیے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ وہاں موجود ہوتے ہیں اور فرشتے آپؐ کی طرف اشارہ کرکے کہتے ہیں کہ ((مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ)) قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان اِس دارِفانی سے اپنا وقت مقررہ ختم کرکے قبر کی آغوش میں پہنچتا ہے تو اِس سے منکر نکیر جو سوالات کرتے ہیں اُن میں سے ایک سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ ((مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ)) تو اِس مَردے کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اگر آدمی ایمان دار ہو تو وہ اِس کا صحیح حدیث میں یہ مذکور نہیں کہ آپؐ خود تشریف لاتے ہیں یا آپؐ کی صورت وہاں پر پیش کی جاتی ہے جسے دیکھ کر اور اشارہ کرکے فرشتے کہتے ہوں کہ ((مَاکُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ))

ملا علی قاری نے مشکوٰة کی شرح مرقاة میں لکھا ہے کہ:

کہا گیا ہے کہ میت کےلیے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے۔ اگر یہ بات صحیح ہو تو مومن کےلیے بڑی عظیم خوشخبری ہے (کہ وہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرلیتا ہے) لیکن اِس کے متعلق ہمارے علم کے مطابق کوئی صحیح حدیث مروی نہیں۔ (مرقاة علی ہامش مشکوٰة ۱/۲۴)

امام جلال الدین الیسوطیؒ رقم طراز ہیں:

حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ سے سوال کیا گیا: کیا میت کےلیے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے تو اُنہوں نے جواب دیا یہ بات کہ میت کےلیے پردہ ہٹا دیا جاتا ہے اور وہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے کسی حدیث میں مروی نہیں ہے بعض لوگوں نے غیر مستند باتوں سے استدلال کیا ہے جو کہ قابل حجت نہیں۔ سوائے اِس قول ھذا الرجل کے اور اِس کے متعلق کوئی دلیل نہیں۔ اِس لیے کہ ھذا اسم اشارہ سے یہاں ذھن کےلیے ہے۔

ھذا اِسم اشارہ سے استدلال درست نہیں کیونکہ حضور دو قسم کا ہوتا ہے ایک حضورِ ذہنی (تصوراتی) دوسرا حضورِ شخصی یہاں حضورِ ذہنی مُراد ہے شخصی نہیں۔ ملاحظہ ہو مرقاة/۳۴۰۱۔

اِس کے علاوہ قرآنِ مجید اور کتب احادیث میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ ھذا اِسم اشارہ کو بعید کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور یہ ضروری نہیں کہ جس کی طرف ھذا کا اشارہ ہو وہ پاس ہی موجود ہو قرآنِ مجید میں مذکور ہے کہ ملائکہ جب لوط علیہ السلام کی قوم کو ہلاک کرنے کےلئے تشریف لائے تو پہلے ابرہیم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے انہوں نے آمد کا سبب پوچھا تو وہاں فرشتوں نے کہا "ہم اس بستی کے باشدوں کو ہلاک کرنے والے ہیں کیونکہ یہ ظالم ہیں۔" (۲۹-۳۱) لوط علیہ السلام سدوم اور ابراہیم علیہ السلام فلسطین میں تھے بستی سدوم پاس موجود نہیں تھی لیکن فرشتے هذه کا اشارہ کرکے کہتے ہیں کیونکہ سدوم ابراہیم علیہ السلام اور ملائکہ کے ذہن میں تھے۔

اسی طرح صحیح بخاری/۱ ۴ مسلم/۹۷،۲ پر مروی ہے کہ ہرقل روم نے بیت المقدس میں جب سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پوچھا تو کہا کہ:

تم میں سے اِس آدمی کے نسبی لحاظ سے کون زیادہ قریب ہے؟

اسی طرح اس روایت میں آتا ہے کہ اس نے کہا بیت المقدس میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گفتگو ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کےلئے ((ھذا)) کا لفظ استعمال کیا گیا۔

اور بیت المقدس مدینہ سے تقریباً ۸۱۰ میل کے سفر پر موجود ہے تو لامحالہ یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہاں پر ((ھٰذَا)) اسم اشارہ حضورِ شخصی کےلئے بلکہ حضورِ ذہنی کےلئے بولا گیا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو کے وقت وہاں موجود نہ تھے۔

اسی طرح صلح حدیبیہ میں بدیل بن ورقاء مشرکینِ مکہ کی طرف سے شرائط صلح نامہ طے کرنے کےلئے سفیر بن کر آیا اور گفتگو کرکے واپس مکّہ پہنچا تو اس نے کہا کہ:

''ہم تمہارے پاس اس آدمی سے ہو کر آئے ہیں۔'' (بخاری ۱/۳۷۸)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا چرچا سنا تو تحقیق حال کےلئے اپنے بھائی کو بھیجا اور کہا:

''تو اُس وادی کی طرف سوار ہو کر مجھے اُس آدمی کے بارے میں معلومات فراہم کر۔'' (بخاری ۱/۴۴، مسلم ۱/۲۹۷)

اِس قسم کی کئی اَمثلہ کتب احادیث میں موجود ہیں کہ ھٰذَا اسم اشارہ کو بعید اور حضورِ ذہنی کےلئے استعمال کیا گیا ہے۔

اِسی طرح جو قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سوال کیا جاتا ہے اور اس میں لفظ ھٰذَا مستعمل ہے وہ بھی حضورِ ذہنی کےلئے ہے جیسا کہ اُوپر حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمة اللہ علیہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل